سوال

ذہنی معذور سے شادی کرنے کا حکم

جواب

لحمد للہ.

کے لیے شادی کرنا جائز ہے چاہے وہ مجنون یا مفقود العقل کی حالت تک پہنچ جائے، اس لیے کہ اس لڑکے یا لڑکی کی شہوت کا ضرر ختم کیا جائے، اور فسق و فجور سے محفوظ رکھا جا سکے، اور اس کی دیکھ بھال اور خدمت حاصل ہو سکے، اس کے علاوہ کئی اور مباح اغراض و مقاصد ہیں.

ذور پاگل تو وہ خود عقد نکاح نہیں کر سکتا، بلکہ اس کا ولی اس کی شادی کریگا، لیکن عورت چاہے وہ عقلمند بھی ہو تو وہ ولی کے بغیر اپنا نکاح خود نہیں کر سکتی، بلکہ اس کا ولی ہی اس کی شادی کریگا.

ذہنی معذور جسے عقل ہو یا پھر بعض اوقات ہوش و حواس قائم رکھتا ہو تو اس کو شادی پر مجبور نہیں کیا جا سکتا، بلکہ وہ خود اپنی شادی کریگا.

ر اس نکاح کے لیے نکاح کی معروف شرطوں کے علاوہ بھی دو اور چیزیں ہیں :

ل :

ے فریق کو معذوری کے بارہ میں ضرور بتانا، کیونکہ یہ عیب ہے اور اسے چھپانا جائز نہیں.

ل :

سنی معذور زیادتی اور خرابی کرنے سے مامون ہو؛ تاکہ دوسرے فریق کو نقصان نہ دے.

سوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

مجنون و پاگل کو اپنے اوپر ولایت حاصل نہیں، بلکہ ان کی شادی ان کا والد یا دادا یا پھر جسے وصیت کی گئی ہو وہ کریگا، چھوٹے بچے اور پاگل کے لیے بلاواسطہ اپنا نکاح خود کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ وہ دونوں اس کی اہلیت نہیں رکھتے....

ٹے بچے اور پاگل و مجنون پر ولایت یہ ولایتا جبار ہے، چنانچہ ان کے ولی کے لیے ان کی اجازت کے بغیر شادی کرنا جائز ہے، اگر اس میں ان دونوں کی کوئی مصلحت ہو، اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے" انتہی

یۃ (252/11).

رعی عدالت جدہ کے قاضی شیخ ہانی بن عبد اللہ بن جبیر کہتے ہیں :

عقلی طور پر متخلف اور جس کی عقل چلی جاتی ہے وہ معذور شخص یہ دونوں مجنون اور پاگل کے حکم میں آتے ہیں ان کے لیے شادی جائز ہے لیکن اس کی شادی کے لیے معروف شروط کے علاوہ بھی کچھ اور بھی شروط ہیں :

ے فریق کو مکمل طور پر مریض کی حالت بتائی جائے، کیونکہ اسے نہ بتانا یہ خیانت اور دھوکہ شمار ہوگا.

عقلی طور پر ماؤف نہ ہو، بلکہ عقلی طور پر ماؤف شخص سلیم العقل عورت سے شادی کریگا عقلی طور پر ماؤف عورت سلیم العقل مرد سے شادی کریگی، اسکا سبب یہ ہے کہ عقلی طور پر ماؤف خاوند اور بیوی کا اکٹھے ہونے سے کوئی بھی مصلحت ثابت نہیں ہوتی، اور اس کے ساتھ اگر دونوں عقلی طور پر ماؤف ہونگے تو ا

ور پر ماؤف شخص مامون ہو یعنی اس سے کوئی خطرہ نہ ہو، لیکن جو زدوکوب کرنے اور خرابیاں کرنے میں معروف ہو اس کے لیے شادی کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس کی شادی میں نقصان و ضرر کا اندیشہ ہے، اور شریعت اسلامیہ میں نقصان و ضرر خاتمہ کیا گیا ہے.

خری شرط یہ ہے کہ عورت کے ولی اس شادی پر راضی ہوں؛ کیونکہ انہیں بھی اس میں نقصان ہو سکتا ہے.

نے شرعی نصوص و قواعد کو سامنے رکھتے ہوئے ذہنی طور پر ماؤف شخص کی شادی کی یہ شرطیں رکھی ہیں اور یہ جیسا کہ ظاہر ہے مصلحت کو پورا کرتی اور خرابیوں کو ختم کرتی ہیں، جس سے شریعت اسلامیہ کا بندوں کی ضروریات و مصلحت کا پورا کرنا واضح ہوتا ہے.

تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

ان کا یہ بھی کہنا ہے :

، وہ کسی بھی طرح کا معذور ہو کی شادی میں اہم مصلحت یہ ہوتی ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کا خیال رکھے اور اس کی ضروریات پوری کرے، اور اس کا اہتمام کرے؛ کیونکہ دین اسلام کا نکاح میں بہت بڑا مقصد ہے جو کہ بیوی سے فائدہ حاصل کرنے سے بھی اہم ہے، بلکہ اس کے ساتھ تو ایک د

تعالی کا فرمان ہے :

} اور اس کی نشانیوں میں یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم میں سے ہی بیویوں کو پیدا کیا تاکہ تم اس سے سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت و مودت اور رحم ڈال دیا { الروم (21).

ر پر ماؤف شخص کی شادی اس کا ولی کریگا کیونکہ اس کی مصلحت کی دیکھ بھال کرنے والا وہی ہے، اور یہ شریعت اسلامیہ کے محاسن میں شامل ہوتا ہے کہ شریعت نے بچے اور پاگل کے کچھ رشتہ داروں کو ان کی ولایت دی ہے.

ور پاگل خود تو اپنی دیکھ بھال کرنے اور حالات میں تصرف نہیں رکھتے، اور پھر معذور شخص کی دیکھ بھال معاشرے پر فرض کفایہ ہے تاکہ اس کی مدد کی جائے اور وہ معاشرے میں ایک فعال ممبر بن کر رہے، اور نفسیاتی مشکلات آثار سے چھٹکارا حاصل کر سکے" انتہی

: الاسلام الیوم ویب سائٹ.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

119161